جماعت احمدیہ سویڈن کے Sheraton ہوٹل میں استقبالیہ تقریب کے موقعہ پر کا خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت نازل ہو۔ سب سے پہلے تو میں اس موقع پر آپ لوگوں کا آج اس تقریب کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ میرے خیال میں دنیا کا امن اس وقت ہمارے سامنے سب سے اہم اور نازک ترین مسئلہ ہے۔ اس مشکل گھڑی میں ہم حالات کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ میرے نزدیک تمام بنی نوع انسان کو قوم، ذات اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر امن، پیار، برداشت اور باہمی احترام جیسی بنیادی انسانی اقدار کو بلند کرنا ہوگا۔ کسی شخص کے عقائد، مذہب یا نسل کو بنیاد بنا کر اس سے امتیازی سلوک کرنے کی اب دنیا میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے حکومت اور مذہب دونوں کو ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا ہوگا۔ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق عقائد اپنانے کی آزادی حاصل ہونی چاہئے کیونکہ اس کا عقیدہ ایک ذاتی معاملہ ہے جس کا تعلق صرف اس کے دل و دماغ سے ہے۔ پس ہر شخص کو اپنی اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی آزادی ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم سب کو سچائی اور دیرپا امن کے قیام کی آرزو کی تکمیل کے لئے کوشش کرنا ہوگی۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ممالک اس وقت دنیا میں عدمِ استحکام اور جنگ و جدل کا مرکز بنے ہوئے ہیں کیونکہ ان ممالک کی حکومتیں اور رہنما اپنے مذہب کی تعلیمات کی بالکل پروا نہیں کر رہے۔ لیکن مغرب کے رہنے والوں کو بھی اپنے آپ کو اس خطرہ سے محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اس دور میں دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ اور دنیا کے ایک خطہ میں موجود فتنہ و فساد کا اثر صرف اسی خطہ تک محدود نہیں رہتا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلم دنیا میں موجود عدمِ استحکام دن بدن باقی دنیا پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے اور درحقیقت اس کا براہِ راست اثر ہمیں یہاں سویڈن میں بھی دیکھنے کو ملا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب لمبے لمبے سفر کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران ہی اگر کروڑوں نہ سہی لاکھوں افراد جنگ سے متاثرہ ممالک شام اور عراق سے فرار ہو کر بہتر مستقبل کی تلاش میں یہاں مغربی دنیا میں آئے ہیں۔ سویڈش حکومت اور سویڈش لوگوں کی فراخدلی کی وجہ سے اس ملک نے اپنی آبادی کے لحاظ سے اپنے حصہ سے کہیں زیادہ پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کو اپنے اندر شامل کرنا بظاہر بہت معقول ہے اور ثابت کرتا ہے کہ سویڈن رحمدل اور فراخدل لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کی یہ فراخدلی یہاں آنے والے مہاجرین اور پناہ گزینوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دیتی ہے اور ان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ یہاں ایک پُرامن شہری کی حیثیت سے آ کر رہیں اور یہاں کی حکومت اور یہاں کے باشندوں کے مشکور و ممنون بن کر رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دراصل بانیٔ اسلام حضرت محمد ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وہ شخص جو اپنے ساتھی کا شکرگزار نہیں بن سکتا ہو وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں کہلا سکتا۔ پس ان مسلمان مہاجرین اور پناہ گزینوں کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ اس ملک نے اُن کو یہاں رہنے اور یہاں سے فائدے حاصل کرنے کی اجازت دے کر جو احسان کیا ہے وہ ہمیشہ اس کو یاد رکھیں۔ یہ پناہ گزین امن کی تلاش میں اپنی پرانی زندگیاں چھوڑ کر نکلے تھے اور اب جب انہیں سلامتی اور تحفظ مل گیا ہے تو ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس ملک کے اندر پُرامن طور پر رہیں اور اس ملک کے قوانین کی پاسداری کریں۔ تمام پناہ گزینوں کا فرض ہے کہ وہ اس معاشرہ کا مفید حصہ بنیں اور یاد رکھیں کہ اسلام کے نبی حضرت محمد ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ بطور ایک مسلمان وطن سے محبت آپ کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ پس جس ملک نے ان مہاجرین کو قبول کیا اب ان مہاجرین کا فرض ہے کہ وہ اس ملک کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے مدد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

علاوہ ازیں حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صرف ان مہاجرین کو ہی بسانے میں نہ لگی رہے جس کے نتیجہ میں ان کے موجودہ شہریوں کے حقوق نظر انداز ہو جائیں۔ پہلے ہی ایسی رپورٹیں موجود ہیں کہ مقامی شہریوں نے میڈیا سے شکایت کی ہے کہ مہاجرین کو ان پر فوقیت دی جا رہی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک مقامی عمر رسیدہ خاتون کا مناسب علاج نہیں کیا گیا اور اس کو ہسپتال میں قیام کے دوران پورا کھانا بھی نہیں دیا گیا جبکہ دوسری طرف مہاجرین کا بہترین رنگ میں خیال رکھا جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ رپورٹس کس حد تک درست ہیں لیکن اگر ان رپورٹس میں کوئی صداقت ہے تو پھر یہ بات بڑی پریشان کُن اور خطرناک ہے۔ اگر مہاجرین کو آئندہ بھی اسی طرح فوقیت دی جاتی رہی تو اس کے خطرناک نتائج سامنے آ سکتے ہیں۔ اس قسم کی بے انصافی کی وجہ سے مقامی لوگوں میں طبعی طور پر ناپسندیدگی اور مایوسی کے جذبات فروغ پائیں گے جو بآسانی مہاجرین کے خلاف نفرت میں بدل سکتے ہیں۔ سویڈش قوم ایک عرصہ سے اپنی فراخدلی کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔ مگر ان کے ساتھ غیر امتیازی سلوک ان کے رویّہ میں یکدم تبدیلی بھی لا سکتا ہے جس سے معاشرے کے امن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے اور پھر یہ تبدیلی ہجرت اور Integration کے مثبت اثرات سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے نفرت اور تصادم میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مَیں حکومت اور پالیسی سازوں کو یہی مشورہ دوں گا کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کریں کہ مقامی لوگوں کے حقوق کسی طرح بھی نظر انداز نہ ہوں یا ان پر کسی بھی قسم کا برا اثر نہ پڑے۔ یہ ایک حسّاس معاملہ ہے اور اس کو بڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ دیکھنا ہوگا کیونکہ اگر مقامی لوگوں کے اندر مہاجرین کے لئے ناپسندیدگی پیدا ہو گئی تو اس سے خطرناک ردِعمل کی کڑی شروع ہو جائے گی۔ مقامی شہری پناہ گزینوں کے خلاف ہو جائیں گے جس کے نتیجہ میں شاید مہاجرین کو معاشرے سے الگ تھلگ کر دیا جائے۔ اور ممکن ہے کہ اس اکیلے پن کے احساس کی وجہ سے بعض مہاجرین انتہا پسند لوگوں کے ہاتھ لگ کر radicalisation کا شکار ہو جائیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس طرح ایک شیطانی چکر شروع ہو جائے جس سے اس قوم کا امن اور سکون برباد ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خدانخواستہ ایسے شدت پسند چند ایک لوگوں کو بھی radicalise کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ اس قوم کی خوشحالی، تحفظ اور سلامتی کے لئے بہت بڑا خطرہ بن جائے گا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک توازن برقرار رکھنا ہوگا اور بے حد محتاط ہو کر انتہا پسندی کو دیکھنا ہوگا۔ حکومت جہاں ان مہاجرین کو آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہاں ان پر یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ ان مہاجرین سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور اس معاشرہ کی فلاح کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ دوسری طرف مقامی شہریوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سویڈن نے خدمتِ انسانیت کو اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے ان پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ خدمت اور پیار کے جذبہ سے آنے والوں کا استقبال کریں۔ میں پھر سے کہوں گا کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ ان مہاجرین کی اپنے معاشرہ میں integration پر بہت زیادہ توجہ دیں ورنہ حالات آپ کے قابو سے باہر چلے جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے تو میں آپ کو ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سب کے لئے امن، سلامتی اور پیار کا مذہب ہے۔ اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کریں، اپنے وطن سے وفادار رہیں اور اس کے قوانین کی پاسداری کریں۔ یہاں کے مسلمان ائمہ کو مغرب میں آنے والے تمام مہاجرین کو یہی پیغام دینا چاہئے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اس ملک اور قوم کا مشکور ہونا ان کا اسلامی فریضہ ہے۔ انہیں اس بات کی یاددہانی کروائی جانی چاہئے کہ ان لوگوں کو ایک نئی زندگی ملی ہے اور اپنے بچوں کی ایک ایسے ملک میں پرورش کرنے کا موقع ملا ہے جس میں کوئی جنگ یا فساد نہیں ہے۔ اس لئے ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے اس نئے گھر کی قدر کریں اور اس کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں آپ کے سامنے چند اسلامی تعلیمات پیش کروں گا جن کے متعلق میرا یقین ہے کہ یہ تعلیمات مقامی سطح پر معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے ایک بڑا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے ایماندارو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہو جاؤ، اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔''

اس آیت کے الفاظ بہت واضح ہیں جہاں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف بھی بغض اور کینہ نہ رکھیں اور ان سے بدلہ نہ لیں۔ بلکہ انہیں تعلیم دی گئی ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں وہ ہمیشہ ہر معاملہ میں انصاف پر قائم رہیں۔ دیکھیں معاشرہ میں امن قائم کرنے کیلئے یہ کس قدر خوبصورت تعلیم ہے۔ اسلام نے صرف مسلمانوں کو انصاف پر قائم رہنے کی تاکید نہیں کی بلکہ وہ معیار بھی بیان فرمائے جن کا انصاف تقاضا کرتا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمارے اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ کے خلاف پڑتی ہو۔''

پس اسلام سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کوسچائی اور انصاف کے بول بالا کے لئے اپنےنفس، اپنے والدین یا اپنےقریبی عزیز کےخلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یقیناً اس سے بہتر انصاف کے معیار ہوہی نہیں سکتے۔پس یہی تعلیم دنیا میں امن کےقیام کادروازہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں قیامِ امن کے لئے ایک اورسنہری اصول بیان ہوا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگرقومیں یا گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دیگر فریقوں کوجمع ہوکراس تنازعہ کاپُرامن حل تلاش کرنا چاہئے۔ اگر پُر امن حل ممکن نہ ہوتو پھرظلم وستم اور بے انصافیوں کو روکنے کی کوشش میں تمام قوموں کو کندھے ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے۔اگر دنیا اس اصول کی اہمیت جان لیتی ہےتو پھر بنی نوع انسان کیلئے ابھی وقت ہے کہ وہ آنے والی جنگ کے شکنجے سے بچ نکلے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مختصر وقت میں،مَیں نےصرف چند مثالیں بیان کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام وہ نہیں ہےجس کے بارہ میں آپ نے میڈیا میں پڑھا یا سنا ہے۔قرآن کریم نعوذ باللہ کوئی انتہاپسندی اور دہشت گردی پھیلانے کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ تو پیار، ہمدردی اور انسانیت کی تعلیم ہے۔ اگر مسلمان اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات پرعمل کرتے تو ان کے ملکوں میں کوئی خانہ جنگی اور تصادم نہ ہوتا اور نہ ہی ان کے مسائل دیگر ملکوں تک جا پہنچتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر ہم اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسولِ کریم ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین کے ادوار کو دیکھنا ہوگا۔ان کی قائم کردہ اعلیٰ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اسلام امن اور انصاف کے لئے ایک شمع ہے جو عالمی مذہبی آزادی اور pluralism کی ضمانت دیتا ہے۔مثال کے طور پر دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام سیریا تک پھیل گیا جہاں ایک مسلمان حکومت قائم ہوئی۔مگر رومن حملے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو مجبوراً ملک چھوڑنا پڑا اور تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب مسلمان شام سے نکلےتو وہاں کے عیسائی باشندوں کی آنکھوں میں آنسوجاری ہوگئے اوروہ بڑی رقّت کےساتھ مسلمانوں کی واپسی کے لئے دعائیں کرنے لگے۔کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ مسلمان حکومت نے ہمیشہ ان کے حقوق کی کس طرح حفاظت کی ہے۔پس یہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ دورِ حاضر میں مسلمان حکومتیں اور مسلمان رہنما اپنے مذہب کی اصل تعلیمات کو بھلا بیٹھے ہیں اورانہیں صرف اپنی طاقت، ذاتی مفادات اور کرسی کی فکر لگی ہوئی ہے۔ان کے مظالم اور بے انصافیوں کے سبب مقامی لوگوں میں مایوسی اور بے چینی بڑھ رہی ہے جس سےانتہا پسند اور دہشت گرد تنظیمیں بھرپور فائدہ اٹھارہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال اس مشکل دور میں بڑی طاقتوں اور عالمی اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمہ وقت انصاف سے کام لیں۔جہاں کہیں بھی تنازعات جنم لیں وہاں اقوامِ متحدہ جیسی عالمی تنظیموں کو غیر جانبداری اور برابری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اوران کا مقصد صرف اورصرف امن کا قیام اور تمام فریقوں کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنا ہونا چاہئے۔سچ تو یہ ہے کہ اگر ملکوں اور بعض گروہوں نے ماضی میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو جو عدمِ استحکام ہمیں آج نظر آرہا ہے وہ نہ ہوتا اور نہ ہی آج ہمیں ریفیوجی کرائسز کا سامنا کرنا پڑرہا ہوتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت 9 میں ایک اور نہایت اہم اسلامی اصول بیان ہوا ہے۔جس میں آتا ہے کہ حقیقی مسلمان وہی ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں یعنی جو ذمہ داریاں ان کے سپرد کی جاتی ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔میرے نزدیک یہ اصول صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ تمام ملکوں اور قوموں کے لئے ایک عالمی اصول ہے۔تمام حکومتوں اور عالمی اداروں کے سپرد امانتیں ہیں اور ان کے سربراہوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمانداری،سچائی اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے ان امانتوں کا حق ادا کریں۔حکومتوں اور سیاستدانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی خدمت کریں اور قوموں کے مستقبل کی حفاظت کریں اور اس ذمہ داری کو معمولی نہ سمجھیں۔اسی طرح اقوامِ متحدہ کے منشور میں ہے کہ اس تنظیم کا بنیادی مقصد آنے والی نسلوں کو جنگ کی اذیت سے بچانا، اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن سے رہنا اور عالمی امن کو قائم رکھنا ہے۔ اقوامِ متحدہ کا منشورہ بڑی وضاحت سے کہتا ہے کہ اس تنظیم کے مقاصد میں بنی نوع انسان کو ان غلطیوں سے محفوظ رکھنا ہے جن کی وجہ سے بیسویں صدی میں دو عالمی جنگیں ہوئیں۔پس اس اہم ذمہ داری کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اقوامِ متحدہ کو اپنے اعلیٰ مقاصد پورے کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور امنِ عالم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسے دورِ حاضر کا سب سے اہم ترین مسئلہ سمجھنا چاہئے۔مگر افسوس کی بات ہے کہ اس ذمہ داری کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پھر سے کہتا ہوں کہ اگر تمام فریق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انصاف سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تو ابھی بھی وقت ہے کہ جنگ وجدل کے سیاہ بادل جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں وہ چھٹ جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں ایک مرتبہ پھر دنیا کی بڑی طاقتوں کو کہوں گا کہ وہ دلجمعی اور اخلاص کے ساتھ دنیا کے امن کیلئے بھرپور کوشش کریں۔ اللہ دنیا والوں کو حکمت دے اور بنی نوع انسان کو وسیع تر مفاد کی خاطر ذاتی مفادات ایک طرف رکھنے کی توفیق عطافرمائے۔اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو پھر جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ دنیا اس وقت تیسری جنگِ عظیم کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے جس کے اثرات آنے والی کئی نسلوں تک جاری رہیں گے کیونکہ بہت سی قوموں کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہیں۔اور اس جنگ کے نتائج ہمارے وہم وگمان سے باہر ہیں۔پس ہمیں اپنے آپ سے یہی سوال کرنا ہوگا کہ کیا ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے بہتر دنیا چھوڑکر جانا چاہتے ہیں یا پھر ہم ان کو جنگ وجدل،کشت وخون اور ایک ناقابلِ بیان دردو الم کا وارث بنا کر جانا چاہتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ انسانیت کی حفاظت فرمائے اور ہم سب پر رحم فرمائے اور تمام لوگوں کو دوسروں کے ساتھ انصاف،حکمت اور خیرسگالی کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطافرمائے تا کہ اس قابل بن سکیں کہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کی حفاظت کرسکیں۔ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت لیتا ہوں مگر اس سے پہلے ایک بار پھر آپ سب کا دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔بہت شکریہ!